۲۳واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 15 مارچ 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ تحفظ ماحول

اولڈ سٹی لاہور جوتے سازی کی صنعت کی وجہ سے گردونواح کے رہائشیوں میں وبائی امراض کی بھرمار

*2816: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی لاہور میں جوتے سازی کی صنعت میں بدبودار چمڑا اور زہریلہ سلوشن عام استعمال ہوتا ہے جس سے گردونواح کی آبادی سانس دمہ و دیگر مہلک بیماریوں کا شکار ہو رہی ہے نیز استعمال کردہ سلوشن میں آگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ بھی ہر وقت لاحق رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اقسام کی صنعتیں از روئے قانون ضابطہ فوجداری شہری حدود میں قائم نہیں کی جا سکتیں تو پھر کون سی مجاز اتھارٹی مذکورہ غیر قانونی صنعتوں کے قیام کا غیر قانونی لائسنس اور پرمٹ کا اجراء کرتی ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے صنعتی کارخانوں کو شہری حدود سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو مکمل طور پر آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی (اندرون لاہور) میں مختلف مقامات پر جوتے سازی کی صنعت میں چمڑا اور سلوشن عام استعمال ہوتے ہیں۔ چمڑا کوئی خاص بدبودار نہیں ہوتا تاہم سلوشن آتش گیر ہوتے ہیں اور ان کے بخارات انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

(ب) اندرون لاہور جوتے سازی کی صنعت کو گھریلو صنعت کا درجہ حاصل ہے جو کئی سالوں سے جاری و ساری ہے، قانونی طور پر مجاز اتھارٹی ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن (TMA) راوی ٹاؤن لاہور ہے جو ان سے پروفیشنل فیس وصول کرتی ہے۔

(ج) یہ معاملہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے متعلقہ ہے محکمہ ہذا نے اس ضمن میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) لاہور سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ کا جائزہ لے کر ضروری اقدامات کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

پولی تھین بیگز آرڈیننس 2002 کی تفصیلات

***4316: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں The Punjab Prohibition on Manafacture Sale, Use and Import of polythene polythene bag below bags (Black or any other fifteen Microw Thickness) Ordinance 2002 رائج الوقت قانون ہے؟

(ب) 08-2007 کے دوران مذکورہ قانون کے تحت قانون ہذا کی خلاف ورزی پر صوبہ میں کتنے چالان ہوئے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو کیا سزا ہوئی، مکمل تفصیل مع نام مجرم، چالان کی نوعیت، جرمانہ یا سزا بتائی جائے؟

(ج) کتنے کیسز میں فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور کب سے؟

(د) کیا مذکورہ قانون پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد ہو رہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت اس کو مؤثر بنانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) 08۔2007 کے دوران مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ آفیسرز ماحولیات نے انوائرنمنٹل مجسٹریٹس کی عدالتوں میں 88 کیسز دائر کئے جن میں 29 کو -/60,000 روپے جرمانہ عائد ہوا، 2 ٹن شاپنگ بیگ ضبط بحق سرکار کیا گیا۔ نوعیت جرم پولی تھین بیگ آرڈیننس کے سیکشن تین کے تحت کم موٹائی والے شاپنگ بنانا تھا، مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا قانون پر عملدرآمد ہو رہا ہے تمام ضلعی آفیسرز ماحولیات پورے پنجاب میں ایک خصوصی مہم چلا رہے ہیں کالے رنگ والے اور 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے پولی تھین بیگ بنانے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی ہو رہی ہے اور اب تک 2,440 کیسز انیوائرنمنٹ مجسٹریٹس کی عدالتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

مذکورہ بالا قانون میں کچھ ضروری تبدیلیاں کر کے نئے ترمیمی بل کا مسودہ بھی صوبائی محکمہ قانون کو برائے Vetting بھیج دیا گیا ہے ترمیم قانون کے تمام عمل میں پولی تھین شاپنگ بیگ بنانے والی ایسوسی ایشن کو بھی Onboard رکھا گیا ہے تاکہ ترمیم کے بعد پولی تھین بیگ قانون پر مزید بہتر انداز سے عمل درآمد ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2010)

ضلع ملتان، دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4619: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین (گریڈ 1 تا 16) کام کر رہے ہیں کیا یہ ملازمین مذکورہ ضلع کی آبادی کیلئے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے کافی ہیں، اگر نہیں تو یہاں پر مزید ملازمین بھرتی کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ضلع ملتان کے شہری علاقوں میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی سٹیل ملز و دیگر فیکٹریاں کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو شہری علاقوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2009)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے دو دفاتر ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر انوائرنمنٹ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 27 ہے)۔

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری)۔ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 14 ہے)۔

(ب) ضلع ملتان میں سٹیل ملز نہ ہیں۔ ملتان شہر میں پاک عرب فرٹیلائزرز فضائی آلودگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ جس کا کیس تحفظ ماحولیات ٹریبونل میں زیر سماعت ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول مجریہ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔ فیکٹریوں کو شہر سے باہر نکالنا محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2010)

لاہور۔پی پی 144 میں ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تفصیلات

*5536: جناب وسیم قادر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2009 کے دوران شمالی لاہور پی پی 144 میں کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے جرمانے کئے گئے،ان کے ناموں وپتہ جات سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے سیل کیا گیا اور کتنی ایسی ہیں جو سیل ہونے کے باوجود چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 9 مارچ 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) شمالی لاہور پی پی 144 کی یونین کونسلز نمبر 37 (مسلم آباد) اور نمبر 38 (سلطان محمود) میں زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز ہیں جو کہ عرصہ دراز سے چل رہی ہیں۔یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے خود بخود وجود میں آئے ہیں جس کی وجہ سے کئی قسم کے ماحولیاتی مسائل کا شکار ہیں۔ سٹیل ملز عام طور پر سوئی گیس بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں۔سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ یا گیس کے کم دباؤ (Low Pressure) کے دوران ان علاقوں میں موجود اکثر فیکٹریاں / سٹیل ملز کوئلہ،فرنس آئل،ربڑ،ٹائر وغیرہ بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔پرانے ٹائر جلانے سے زیادہ آلودگی پیدا ہوتی ہے۔حلقہ پی پی 144 لاہور میں 31 سٹیل ملوں کے خلاف ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے کارروائی کی گئی جن میں سے 11 ملوں کے کیسز (Cases) برائے جرمانے وسزا ماحولیاتی ٹرائیبونل لاہور میں دائر کئے گئے ہیں جنوری 2010 میں ٹرائیبونل نے ایک سٹیل مل کو -/50,000 روپے جرمانہ کیا اور باقی ملوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ان تمام ملوں کے نام اور پتے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں مزید براں محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ان علاقوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں جونہی مزید کوئی فیکٹری آلودگی پیدا کرتے ہوئے پائی گئی تو اس کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائیگی۔

(ب) اس وقت تک تو کسی فیکٹری / سٹیل مل کو سیل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں مختلف فیکٹریوں کے خلاف استغاثے زیر سماعت ہیں۔جونہی ماحولیاتی ٹرائیبونل

آرڈر کرے گا تو محکمہ ان آرڈرز کی تعمیل میں متعلقہ آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو بند کر دے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

ضلع میانوالی، فیکٹریوں / کارخانوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*5588: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں 10-2009 کے دوران کتنی فیکٹریوں / کارخانوں کے ماحول میں آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے چالان کئے گئے؟

(ب) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کیلئے کوئی نوٹسز جاری کئے ہیں، اگر نہیں تو جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع میانوالی میں 10-2009 کے دوران ضلعی آفیسر ماحولیات میانوالی نے ایک سٹون کرشر کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں سیل کیا۔ میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں مرغیوں کی خوراک بنانے والی ایک فیکٹری کو جو ماحولیاتی آلودگی پھیلا رہی تھی کو Demolish کروا دیا گیا۔ ضلع میانوالی کے قصبہ واں بھچراں میں ایک غیر قانونی مذبحہ خانہ اور محلہ قادر آباد میں ایک غیر قانونی جانوروں کی آنتوں سے چربی پگھلانے والی فیکٹری کو بند کرا دیا گیا۔ ضلع میانوالی میں واقع دو بڑی فیکٹریوں میپل لیف سیمنٹ فیکٹری اور پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری کو ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) محکمہ نے میپل لیف فیکٹری، پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری اور دو سٹون کرشرز کو آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرنے کیلئے نوٹسز / احکامات جاری کر دیئے ہوئے ہیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹرائیبونل لاہور میں دائر کرا دیئے جائینگے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے میگا پراجیکٹ لگانے کی تفصیلات

5589*: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کیلئے کن کن میگا پراجیکٹ پر کام کیا جارہا ہے ان کے ناموں اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ جات پر کب تک کام مکمل ہو جائے گا اور اس سے کتنے فیصد ماحولیاتی آلودگی میں کمی آجائے گی؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) عموماً وہ پراجیکٹ، جن کی مالیت 500 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو میگا پراجیکٹ کہلاتے ہیں۔ پنجاب میں کسی ایسے بڑے پراجیکٹ پر کام نہیں ہو رہا۔ تاہم محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے تحت 13 چھوٹے سائز کے پراجیکٹ (ADP Scheme) پر کام جاری ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ 13 پراجیکٹ کے عرصہ تکمیل کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک ان پراجیکٹ سے آلودگی میں کمی کا تعلق ہے تو اسے عددی لحاظ سے بتانا فی الحال مشکل ہے۔ کیونکہ ان میں دو پراجیکٹ کے تحت مختلف قسم کی آلودگی کی پیمائش کرنا اور کنٹرول کرنے کیلئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔ دو پراجیکٹ کے ذریعے تعلیمی اداروں کے طلباء اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنا ہے، تاکہ وہ آلودگی کی روک تھام میں اپنا اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ایک 200 ملین کی لاگت کے پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے چھ اہم شہروں میں ماحولیاتی لیبارٹریاں قائم کی جارہی ہیں۔ تاکہ ان شہروں اور اسکے ارد گرد کے شہروں کی مختلف قسم کی آلودگی کی سائنسی بنیادوں پر پیمائش کی جاسکے۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل ماحولیاتی آلودگی میں یقیناً خاطر خواہ کمی لائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

فیصل آباد 10-2009 کا بجٹ و دیگر تفصیلات

5887*: خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 10-2009 کے لئے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کو کتنی گرانٹ ملی؟

(ب) اس شہر میں محکمہ ہذا نے کتنی گرانٹ فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) فضائی آلودگی کو کم کرنے کیلئے جو منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) مالی سال 10-2009 کیلئے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی طرف سے غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں کل بجٹ۔/62,65,123 روپے ملے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

Salary of Employees	55,44,381/- روپے
Communication	35,000/- روپے
Utilities	84,289/- روپے
Rent	3,00,000/- روپے
Transportation	1,33,200/- روپے
Commodities & Services	1,24,267/- روپے
Repair & Maintenance	43,986/- روپے
ٹوٹل =	62,65,123/- روپے

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کی پیمائش کرنے اور ماحولیاتی ایکٹ کے تحت Polluters کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے 20 ملین روپے کی لاگت سے ماحولیاتی لیبارٹری قائم کی ہے اور اس کیلئے ضروری عملہ تعینات کر دیا ہے مزید برآں ضلعی دفتر ماحولیات کو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے دو گاڑیاں اور سائنسی آلات مہیا کیے ہیں۔

(ج) ایضا

(د) مذکورہ بالا دونوں منصوبے ابھی جاری ہیں۔

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کیلئے ماحولیاتی ایکٹ کے تحت آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ عوام الناس اور طلبہ میں ماحولیاتی شعور

بیدار کرنے کیلئے مختلف پروگرام کرتی ہے۔مزید براں ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

فیکٹریوں کے گنجان آبادی میں نہ لگانے کی تفصیلات

*6020: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ فیکٹری گنجان آبادی میں لگانے کی اجازت نہیں ہے؟

(ب) کیاحکومت فیکٹریوں کے پالوشن کیلئے کوئی انتظام کررہی ہے یانہیں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفاتر پنجاب کے 36 اضلاع میں قائم ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997ء کے تحت آلودگی پیداکرنے والی فیکٹریوں کے خلاف مناسب کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ماحولیاتی احکامات کی عدم تعمیل کی صورت میں آلودگی پیداکرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیسز برائے سزاوجرمانہ مقامی طور پر ماحولیاتی مجسٹریٹ (سینئر سول جج) یاماحولیاتی ٹرائیبونل لاہور میں حسب ضابطہ دائر کرادیئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2010)

فیصل آباد۔ٹیکسٹائل ملز کے زہریلے پانی سے پیداشدہ مسائل

*6201: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر میگناٹیکسٹائل،اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل ملز کا کیمیکل شدہ اورزہریلا پانی دو/اڑھائی فٹ کے ایک ہی کھالے کے ذریعے چک نمبر 77 رب (لوہکے) کی زمینوں سے گزر رہا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملوں کے زہریلے اور کیمیکل شدہ پانی کی وجہ سے مذکورہ چک کی زمینیں اور فصلیں انتہائی متاثر ہورہی ہیں اور زیرزمین پانی مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہورہا ہے؟

(ج) اگر مذکورہ سوالوں کے جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ ملوں کے کیمیکل شدہ اور زہریلے پانی کی نکاسی کے لئے کنکریٹ کا نیا کھال تعمیر کروانے، ملزمان کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا پابند بنانے اور متاثر زمینوں کے مالکان کو ان کی زمینیں یا خراب ہونے والی فصلوں کا ملز والوں سے معاوضہ دلوانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 مئی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) فیصل آباد میں کھڑریانوالہ۔ جڑانوالہ روڈ پر واقع تین ٹیکسٹائل ملز میگنا ٹیکسٹائل، اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل نے اپنے کیمیکل ملے گندے پانی (ویسٹ واٹر) کی نکاسی کیلئے ایک چھوٹا کھالہ بنایا جو کہ چک نمبر 77 رب کی زمینوں سے گزر رہا ہے۔

(ب) اس علاقے کے کچھ کسانوں نے اپنی زمینوں کو پانی دینے کیلئے مذکورہ کھالے پر کئی جگہ موگے لگا لیے ہیں بعض اوقات پانی غیر متعلقہ کسانوں کی زمینوں میں چلا جاتا ہے اور وہ واویلا کرتے ہیں کہ ان کی زمینیں بنجر اور ناکارہ ہو رہی ہیں۔ جب یہ معاملہ محکمے کے علم میں آیا تو محکمہ ماحولیات فیصل آباد نے اس جگہ کا معائنہ کر کے اپنی رپورٹ محکمہ ماحولیات پنجاب کو بھجوائی جس کی روشنی میں محکمہ نے ان ملز کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کر کے انکے خلاف پاکستان کے ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کا آرڈر Environmental Protection Orders جاری کر دیئے۔

(ج) جب محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے مندرجہ بالا ٹیکسٹائل ملز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں Environmental Protection Orders جاری کئے تو نتیجے میں اعتماد ٹیکسٹائل ملز کی انتظامیہ نے اپنی فیکٹری کو بند کر دیا اور اس مل کا آلودہ پانی اب اس کھالے میں نہیں جا رہا۔ جبکہ علی ٹیکسٹائل ملز اور میگنا ٹیکسٹائل ملز والوں نے ان آرڈرز پر عمل نہیں کیا اس لیے اس کے کیس ماحولیاتی ٹرائیبونل میں داخل کر دیئے گئے ہیں اور وہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2010)

ضلع سرگودھا۔ ایس پی ایم لیول کی تفصیلات

*6219: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول کیا ہے؟

(ب) حکومت نے سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول صحیح رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایس پی ایم لیول اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟
(د) حکومت اس ضلع میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 مئی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع سرگودھا میں مختلف مقامات پر ہوا میں گرد و غبار یعنی Suspended Particulate Matter (SPM) کا لیول 455 مائیکروگرام فی مکعب میٹر لے کر 850 مائیکروگرام فی مکعب میٹر تک ہے۔ جب کہ اس کا قومی ماحولیاتی معیار 550 مائیکروگرام فی مکعب میٹر ہے (اعداد و شمار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) سرگودھا میں SPM لیول زیادہ ہونے کی بڑی وجہ ضلع کے مختلف چکوک میں تقریباً 365 سٹون کرشرز کا کام کرنا ہے۔ جبکہ شہری علاقوں میں ٹریفک کا ہجوم، گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں اور سڑکوں و گلیوں کی خستہ حالت کی وجہ سے بھی SPM لیول زیادہ ہو جاتا ہے۔ محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے خارج ہونے والے SPM کے لیول کو صحیح رکھنے کے لئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگا رہا ہے۔ جیسے ہی یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے اس کا اطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کر دیا جائے گا۔ مزید برآں محکمہ ہذا نے تقریباً 40 سٹون کرشرز کے خلاف مقدمات Environmental Tribunal, Lahore میں دائر کیئے جبکہ دیگر کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ جہاں تک گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والے آلودگی کا تعلق ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کا سدباب کرنے کی بنیاد ذمہ داری محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب اور ٹریفک پولیس کی ہے۔ تاہم ضلعی آفیسر ماحولیات سرگودھا مقامی ٹریفک پولیس کی معاونت سے وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ج) پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سرگودھا میں بھی مصروف کمرشل مقامات پر SPM کا لیول قومی ماحولیاتی معیار سے تجاوز کر چکا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس سوال کا جواب جزو (ب) میں پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2010)

ضلع سرگودھا۔ملازمین کی تعداد ودیگر تفصیلات

*6225: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھامیں محکمہ ہذاکے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال09-2008اور10-2009کے دوران کتنی رقم محکمہ ہذاکوکس کس مد کے لئے فراہم کی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فضائی آلودگی کے خاتمے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم فیکٹریوں/ کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی9مارچ2010تاریخ ترسیل30مئی2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع سرگودھامیں محکمہ ہذاکے کل12ملازمین کام کررہے ہیں۔ان میں سے ایک ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات(BS-17)،تین انسپکٹر(BS-13)،تین فیلڈاسسٹنٹ (BS-06)،ایک سینئر کلرک(BS-09)،ایک جونیئر کلرک(BS-07)اورتین درجہ چہارم کے اہلکاران شامل ہیں۔

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال09-2008کے دوران محکمہ ماحولیات کے ضلعی آفس کو۔/24,83,000روپے اور مالی سال10-2009کے دوران۔/25,38,000روپے کی رقم فراہم کی۔جن میں سے بیشتر حصہ عملہ کی تنخواہوں کی مدوں میں صرف ہوا(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) یہ سوال محکمہ ہذاکے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں/کارخانوں کی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری مالکان کی ہے۔تاہم محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگارہاہے جس پر مبلغ23لاکھ روپے خرچ ہوئے۔اس منصوبہ کی تکمیل پراس کااطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کردیا جائے گا۔

(د) مالی سال09-2008اور10-2009کے دوران کل۔/35,93,370روپے عملہ کی تنخواہوں اور۔/2,49,509روپے ٹی اے/ڈی اے کی مدوں میں صرف ہوئے۔

(ہ) یہ سوال محکمہ ہذا کے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں / کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری کے مالکان کی ہے۔ ضلع کی تین بڑی فیکٹریوں (کرسٹلان کیمیکل، سٹروپاک اور نون ڈسٹلری) نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں۔جبکہ یوسف شوگر مل کے خلاف استغاثہ Environmental Tribunal Lahore میں دائر کیا گیا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2010)

ضلع منڈی بہاؤالدین، پولٹری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6233: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر کی تو کن کن پولٹری فارمز کے خلاف ان کے ناموں سے آگاہ کردیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کل کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کو 2009-10 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، اس بجٹ کو کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 21 اپریل 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں تقریباً 260 پولٹری فارمز ہیں۔ان میں سے کسی نے بھی محکمہ ماحولیات سے NOC نہیں لیا ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر ماحولیات منڈی بہاؤالدین نے ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت 13 پولٹری فارمز کے خلاف ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے کارروائی کی اور ان کے خلاف کیسز Cases ماحولیاتی مجسٹریٹ / سینئر سول جج منڈی بہاؤالدین کی عدالت میں دائر کیے۔ عدالت نے ہر پولٹری فارم کو سزا کے طور پر جرمانہ کیا (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ضلعی آفیسر منڈی بہاؤالدین نے حال ہی میں 203 پولٹری فارمز کا سروے کر کے Site Inspection Reports مرتب کی ہیں اور باقی پولٹری فارمز کا سروے جاری ہے۔ محکمہ

ہذانے ان 203 پولٹری فارمز کو ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیاتی منظوری (NOC) حاصل نہ کرنے اور پولٹری ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) اس وقت ضلعی آفس ماحولیات منڈی بہاؤالدین میں پانچ (5) ملازمین بشمول ضلعی آفیسر ماحولیات اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ۔ان مالی سال 10۔2009 کے دوران۔/11,64,000 روپے کا بجٹ دیا گیا۔ حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کی وجہ سے اس بجٹ کو۔/9,83,000 روپے تک محدود کر دیا گیا۔ اس بجٹ میں جن جن مدوں پر خرچ کیا گیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

ڈی جی خان، یورینیم کے فضلہ، نقصانات اور حکومتی اقدامات

*6301: سردار فتح محمد خاں بزدار: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ کے علم میں ہے کہ تحصیل ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان سے یورینیم نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یورینیم کا فضلہ ٹرائیبل ایریا کے علاقہ مبارکی اور اونگھتی کے مقام پر رکھا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے وہاں کے انسان و حیوان متاثر ہو رہے ہیں یعنی کینسر جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(د) کیا وزیر تحفظ ماحول اس بارے میں منفی اثرات کے بچاؤ کیلئے کوئی اقدامات کرنے کیلئے حکومت کو آگاہ کریں گے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 جون 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ بات ادارہ ہذا کے علم میں ہے کہ ٹرائیبل ایریا ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان میں یورینیم کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں لیکن ان تنصیبات کے اندر جانے اور کسی قسم کے معلومات لینے کی اجازت نہیں ہے۔ لہذا ادارہ ہذا کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہیں۔

(ب) پلانٹ اوراس کے ارد گرد سخت حفاظتی اقدامات ہونے کی وجہ سے ادارہ ہذا کوئی بھی معلومات لینے سے قاصر ہے اس لئے ٹرائیبل ایریا کے علاقے مبارکی ادارہ انگھتی کے مقام پر رکھے جانے والے فضلہ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔

(ج) محکمہ ماحولیات کے پاس اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔

(د) پاکستان نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی، یورینیم کے منفی اثرات کے بچاؤ/ خاتمہ کیلئے بہتر معلومات فراہم کر سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 جولائی 2010)

پی پی 252 مظفر گڑھ، صنعتی آلودگی اور حکومتی اقدامات

*6332: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 252 مظفر گڑھ میں تھرمل پاورز، شوگر ملز اور پارکو انڈسٹری کی وجہ سے جو ماحول آلودہ ہو رہا ہے کیا اس پر کوئی مثبت اقدام اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور محمود کوٹ، پارکو آئل انڈسٹریز قصبہ گجرات، فاطمہ شوگر انڈسٹریز سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹریز سنانواں کو آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی ہدایت جاری فرمائیں ہیں اور اس پر کیا عمل ہوا ہے؟

(ج) متعلقہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح بہبود کے لئے کیا اقدام اٹھا رہی ہیں اور محکمہ کی ہدایات پر کتنا عمل کر رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) جب علاقہ کے لوگوں کی طرف سے تھرمل پاور پلانٹ / شوگر ملز اور پارکو کے خلاف محکمہ ماحولیات کو درخواست موصول ہوئی تو محکمہ نے تھرمل پاور اسٹیشن مظفر گڑھ، کوٹ ادو تھرمل پاور پلانٹ، فاطمہ شوگر مل سنانواں اور شیخو شوگر مل سنانواں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی شروع کر دی اور انہیں Environmental Protection Order جاری کر دیئے جبکہ پارکو کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور پلانٹ محمود کوٹ سے گندے پانی کے نمونے حاصل کر لیے ہیں اور ان کی تجزیاتی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ان کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ فاطمہ شوگر انڈسٹری سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹری سنانواں کو ماحولیاتی

آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ان انڈسٹریز کو اپنی آلودگی کنٹرول کرنے کیلئے ایک ٹائم فریم دیا گیا تھا۔ اس ٹائم فریم کے خاتمہ پر جب ان کا دوبارہ سروے کیا گیا تو یہ سامنے آیا کہ ان انڈسٹریز نے محکمہ ہذا کی ہدایات پر کوئی عمل نہ کیا ہے لہذا Non Compliance رپورٹ موصول ہوتے ہی ان کے خلاف کیس اینوائر نمنٹل ٹرائبیونل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(ج) یہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح و بہبود کے شعبہ کیلئے جو اقدامات کر رہی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

ضلع لاہور۔ فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*6941: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال 2009 کے دوران ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی کتنی فیکٹریوں کے خلاف چالان ہوئے نیز چالانوں کے مد میں کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2010 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

سال 2009 کے دوران ضلع لاہور میں 49 فضائی و دیگر آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں / پراجیکٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے استغاثے ماحولیاتی ٹرئیبونل لاہور میں دائر کیے۔ ماحولیاتی ٹربیونل نے 15 فیکٹریوں / یونٹوں کو مبلغ -/10,45,000 روپے جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف کیسز زیر سماعت ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

مزید برآں عرض ہے کہ سال 2009ء میں لاہور شہر میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 81 فیکٹریوں کو سیل (Seal) کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2010)

صوبہ میں فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے پر مقدمات کی تفصیلات

*6955: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں جنوری 2010 سے اپریل 2010 تک تحفظ ماحول قانون کے تحت کل کتنی فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے کے جرم میں مقدمات درج کئے گئے، کتنے مقدمات میں سزائیں ہوئیں اور کتنے مقدمات ماحولیاتی ٹرئیبونل میں pending ہیں؟

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environment Quality Standard کیا ہے اور لیبارٹری سے نمونے کا تجزیہ کرانے کا کیا طریق کار ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ ماحولیات نے جنوری 2010ء سے اپریل 2010 تک ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت کل 106 فیکٹریوں اور دیگر اداروں کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کیے اور یہ تمام مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ تاہم اس عرصہ میں پہلے سے دائر شدہ مقدمات میں سے 59 مقدمات کا ماحولیاتی ٹربیونل نے فیصلہ کیا اور 49 فیکٹریوں و دیگر اداروں کو مبلغ۔/2595000 روپے جرمانہ کیا (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environmental Quality Standards کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ ماحولیات کی لیب سے نمونے تجزیہ کرانے کا مندرجہ ذیل طریقہ کار ہے۔

1۔ سائل دھواں یا آلودہ پانی کا تجزیہ کرانے کیلئے ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کو درخواست دیتا ہے۔

2۔ ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول پنجاب درخواست کا جائزہ لینے کے بعد کیس متعلقہ ڈائریکٹر کو بھیج دیتا ہے۔

3۔ متعلقہ ڈائریکٹر متاثرہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرنے اور ان کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے کیلئے ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کو حکم صادر فرماتا ہے۔

4۔ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کے حکم پر لیبارٹری کی ٹیم اینوائرنمنٹل سیمپلنگ رولز 2001ء کے تحت متعلقہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرتی ہے۔ نمونہ جات کا تجزیہ محکمہ ہذا کا تعلیم یافتہ اور تجربہ کار سٹاف اعلیٰ اور معیاری آلات پر کرتا ہے۔

5۔ تجزیاتی رپورٹ آنے کے بعد متعلقہ ڈائریکٹر اس پر ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت کارروائی کا آغاز کرتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 اگست 2010)</u>

تحصیل چونیاں، دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*7026: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چونیاں میں اربن ٹرانسپورٹ کی بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود اربن ٹرانسپورٹ کی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحول کو آلودہ کرتی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ان دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 مئی 2010 تاریخ ترسیل 18 جون 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ سوال محکمہ ماحولیات کے متعلقہ نہ ہے۔(تاہم یہ درست ہے کہ موٹر وہیکل ایگزامینر قصور اربن ٹرانسپورٹ بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ کرتا ہے۔)

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود بروقت ٹیوننگ اور مرمت نہ کرانے والی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحول کو آلودہ کرتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلعی آفیسر ماحولیات قصور ٹریفک پولیس کی مدد سے دھواں پھیلانے والی گاڑیوں بشمول بسوں اور ویگنوں کے خلاف وقتاً فوقتاً ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتا رہتا ہے۔ سال 2009ء میں 175 گاڑیوں کے چالان کیے گئے جبکہ گزشتہ چار ماہ میں 91 گاڑیوں کے چالان کیے گئے ہیں ٹریفک پولیس قصور نے اپنے طور پر یکم جنوری 2010ء سے 28 جون 2010ء تک ٹریفک رولز کے تحت دھواں چھوڑنے والی 315 گاڑیوں کے چالان و جرمانہ مبلغ۔/58,200 روپے کیا ہے۔

(اس ضمن میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (DPO) قصور کے جواب کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 19 جولائی 2010)

لاہور۔ فیکٹریوں کا گندہ وزہریلا پانی دریائے راوی میں ڈالنے کی تفصیلات

*7084: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث لاہور کی ہزاروں فیکٹریوں کا گندہ اورزہریلا پانی دریائے راوی میں پھینکا جارہاہے جس کے باعث خطرناک بیماریوں میں اضافہ ہورہاہے، مچھلیاں ختم، فصلیں تباہ اوراراضی بنجر ہورہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ صورت حال سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث دریائے راوی میں صنعتی اور شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہورہاہے جس کی وجہ سے مچھلیوں، فصلوں اور اراضی پر منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول فیکٹریوں ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اوران کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹریبونل (Environmental Tribunal) میں دائر کئے گئے۔ ماحولیاتی ٹریبونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ماحولیاتی ٹریبونل میں دائر کروادیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کیلئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کیلئے پہلے ہی ہدایات جاری کردی ہوئی ہیں۔ واسا (Wasa) لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کررکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو (02) پلانٹس غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب

انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی(PIEDMC)قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Plant Common Effluent Treatment لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔علاوہ ازیں وزیراعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2010)

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کا مضر صحت پانی پھینکنے کی تفصیلات

*7178: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں گندا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جا رہا ہے اگر ہاں تو محکمہ تحفظ ماحول اس کے مضر صحت ہونے سے بچانے کیلئے کیا اقدامات عمل میں لا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی کو صاف اور مضر صحت مواد سے پاک کرنے کیلئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنا ضروری ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلانٹ کی فوری تنصیب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں شہری گندا پانی (Sewage) اور فیکٹریوں کا آلودہ پانی پھینکا جا رہا ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرائیبونل (Environmental Tribunal) میں دائر کیے گئے۔ٹرئیبونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔محکمہ ماحولیات کے احکامات کے خلاف ورزی کرنے والے مزید

یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹریبونل میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کیلئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا لیے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کیلئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

Wasa لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو (02) پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کیلئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کیلئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کیلئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے۔ جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ آلودہ پانی کو صاف کرنے کیلئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس نصب کرنا ضروری ہیں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹس لگانے کے اقدامات کی تفصیل درج بالا جزو (الف) میں دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2010)

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کے مضر صحت پانی پھینکنے کی وجہ سے آبی حیات کی ہلاکتوں کی تفصیلات

*7179: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی حدود میں دریائے راوی میں گندے نالوں کا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی پینے سے نہ صرف آبی حیات بالخصوص مچھلیاں ہلاک ہو رہی ہیں بلکہ لائیو سٹاک اور گائیوں، بھینسوں میں بھی مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ان شعبوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں صنعتی و شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مچھلیاں ہلاک ہو سکتی ہیں اور گائیوں، بھینسوں میں مختلف بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997ء کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹرائیبونل (Environmental Tribunal) میں دائر کئے گئے۔ ٹرئیبونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹرائیبونل میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے ابتک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کیلئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کیلئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں۔ WASA لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو (02) پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کیلئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کیلئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Plan لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کیلئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2010)

ماحول دوست سرگرمیوں کے لئے مختص کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*7228: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ماحول دوست سرگرمیوں پر عمل درآمد کے لیے مختلف Projects پر کام کر رہی ہے اگر ہاں تو تمام Projects کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماحول دوست سرگرمیوں کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 کے بجٹ میں فنڈز رکھے ہیں اگر ہاں تو کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل یکم ستمبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحول، حکومت پنجاب نے ماحول کی بہتری کے لیے 16 منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ (ان منصوبہ جات کے مقاصد کی تفصیل (Annex-A اور فنڈز کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) حکومت پنجاب نے ماحولیاتی منصوبوں کے لیے مالی سال 11-2010 کے بجٹ میں 335 ملین کے فنڈز مختص کیے ہیں۔ ان فنڈز کی تفصیل Annex-A میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2010)

صوبہ میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیل

*7264: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو اقدامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون موجود ہے، اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس قانون کے مطابق سزا دینے کے طریقے کار سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کنٹرول کرنے کیلئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ماحولیات نے صوبہ کے 36اضلاع میں ضلعی ماحولیاتی دفاتر قائم کر رکھے ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001ء کی ماحولیاتی شقوں کے تحت اپنے اضلاع میں آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرتے رہتے ہیں۔ اہم اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

* دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کی مقامی ٹریفک پولیس کی مدد سے پلاننگ کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں ماحولیاتی ٹریفک اسکواڈز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان اسکواڈز نے جنوری 2009سے ستمبر 2010تک کل 3,04,715عدد گاڑیوں کے چالان کئے اور مبلغ۔/43,75,620روپے جرمانہ کیا۔

* ضلعی آفیسر ماحولیات آلودگی پیدا کرنے والی چھوٹی فیکٹریوں کے خلاف ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی کرتا ہے اسی طرح پنجاب پولیتھین بیگز آرڈیننس 2002کے تحت 15مائیکرون موٹائی سے کم پولی تھین بیگ اور کالا بیگ بنانے والی فیکٹریوں اور ان کی فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی مؤثر کارروائی کی جاتی ہے۔ ضلعی آفیسر ماحولیات اپنے احکامات پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف ضلعی لیول پر Environmental Magistrate کی عدالت میں کیسز دائر کروا دیتے ہیں اب تک 3237 کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالتوں میں دائر کئے گئے جن کے خلاف مبلغ۔/8,87,900روپے جرمانہ ہوا اور 45آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے۔

* آلودگی پیدا کرنے والے بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات Site Inspection Report برائے ضروری کارروائی ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور بھجوا دیتے ہیں۔ ماحولیاتی قانون 1997ء کے سیکشن 16کے تحت کارروائی کرتے ہوئے آلودگی پیدا کرنے والے یونٹوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے جاتے ہیں عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کیسز Environmental Tribunal لاہور میں دائر کرا دیئے جاتے ہیں۔ اب تک 880یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹرائیبونل میں دائر کئے گئے جن میں سے 194 کیسز کے فیصلے ہوئے اور 134یونٹوں

کو مبلغ۔/1,33,31,000 روپے جرمانہ ہوا اور 77 آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔)

(ب) جی ہاں! آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے پاکستان اینوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 199/۔ موجود ہے جس کے تحت سزا دینے کا اختیار ماحولیاتی ٹرائیبونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ کو ہے مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 20 کے تحت ماحولیاتی ٹریبونل قائم کیا گیا ہے جو اس ایکٹ کے سیکشن 11,12,13,14 اور 16 کی خلاف ورزی کے تحت۔

* دو سال تک سزا دینے
* دس لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کرنے
* ایک لاکھ روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانہ عائد کرنے
* جھوٹی درخواست / شکایت درج کرنے پر ایک لاکھ روپے تک لازمی جرمانہ عائد کرنے
* پراجیکٹ فیکٹری بند کروانے
* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے اور
* فیکٹری یا مشینری ضبط کرنے کا مجاز ہے نیز عدالت کو آلودگی سے ماحول کو پہنچنے والے نقصانات کی نتیجتاً دوبارہ بحالی کروانے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔

اس قانون کے سیکشن 24 کے تحت اینوائرنمنٹل مجسٹریٹس مقرر کئے گئے ہیں جو اس قانون کے سیکشن 14 اور 15 کی خلاف ورزی کی صورت میں

* ایک لاکھ روپیہ تک جرمانہ عائد کرنے
* ایک ہزار روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانے عائد کرنے
* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے
* آلودگی پھیلانے والی مشینری کو ضبط کرنے کا مجاز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2010)

لاہور۔ فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*7398: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور کے علاقے عثمان پارک جنازگاہ روڈ پر نمک کرش کرنے کی فیکٹری لگی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹری کی وجہ سے وہاں کے مکین متعدد بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیکٹری کے مالک کے خلاف متعدد درخواستیں دی جا چکی ہیں لیکن کسی پر کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فیکٹری کو بند / شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے مسمی نذیر احمد ولد سلام دین نے یہ فیکٹری کرایہ کی جگہ پر لگا رکھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ نمک فیکٹری علاقہ کے مکینوں کے لیے ماحولیاتی مسائل کا باعث ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ضلعی آفیسر ماحولیات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو ایک درخواست / شکایت بذریعہ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی موصول ہوئی جس پر کارروائی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات نے فیکٹری کے مالک کو فیکٹری رہائشی آبادی سے منتقل کرنے کا آرڈر جاری کیا جس پر عملدرآمد نہ ہونے پر فیکٹری کو مورخہ 2010-10-07 کو سیل (Seal) کر دیا گیا۔

(د) مذکورہ فیکٹری کو مورخہ 2010-10-07 کو سیل (Seal) کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2010)

لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالانوں کی تفصیلات

*7622: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چالان کرنے کیلئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) یکم جنوری 2010 سے آج تک انہوں نے ایسی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال گاڑیوں اور موٹر سائیکل کی تعداد کتنی ہے نیز یہ گاڑیاں اور موٹر سائیکل کتنے سی سی کے ہیں؟

(د) ان گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے اس عرصہ کے تیل / مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 4 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 26 نومبر 2010)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے اختیارات موٹر وہیکلز ایگزامینر ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے پاس ہیں تاہم محکمہ ماحولیات نے لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی شور مچانے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کی تین مشترکہ ٹیمیں دھوئیں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کیلئے تعینات ہیں جن میں محکمہ ماحولیات کے 13 ملازمین شامل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2010 تا 2010-10-14 تک 13123 گاڑیوں کے بوجہ ماحولیاتی آلودگی چالان کیے گئے جن کا کل جرمانہ /-20,45,600 روپے ہے۔

(ج) چالانگ مہم میں دو گاڑیاں (1500,1500 سی سی) اور تین موٹر سائیکلیں (70,125,125 سی سی) ہیں۔

(د) چالانگ سکواڈ میں موجود محکمہ ہذا کی گاڑیوں کیلئے ٹوٹل 4370 لٹر پٹرول جاری ہوا جس پر کل ایک لاکھ چھیاسی ہزار دس (/-1,86,010) روپے خرچ ہوئے اور اس عرصہ میں مرمت کے اخراجات /-48,715 روپے ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2010)

لاہور۔ایمبرائیڈری کی فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا معاملہ

*7708: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محبوب گارڈن لاہور نزد فیروزپور روڈ لاہور میں ایمبرائیڈری کی فیکٹریاں اور دیگر فیکٹریاں لگائی گئی ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں یا نان رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) یہ فیکٹریاں کس کس نام سے رجسٹرڈ ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے اور یہ بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کس قانون کے تحت رہائشی ایریا میں لگائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2011)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محبوب گارڈن ایک خود ساختہ رہائشی علاقہ ہے جو کہ 18 کلو میٹر فیروزپور روڈ لاہور پر واقع ہے۔اس علاقہ میں ایمبرائیڈری کی ایک اور دو دیگر فیکٹریاں ہیں جو محکمہ ہذا کے اجازت نامہ (NOC) کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا فیکٹریاں سمال انڈسٹری کے زمرے میں آتی ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔کے۔اے ایمبرائیڈری، محبوب گارڈن،لاہور

II۔ایلیٹ سکرینر، محبوب گارڈن،لاہور (Elite Screener)

III۔الیکٹرک پاور پینل اسمبلنگ یونٹ، محبوب گارڈن،لاہور

یہ فیکٹریاں کسی بھی محکمہ سے اجازت نامہ کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ج) ضلعی آفیسر ماحولیات،لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت مذکورہ بالا فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ان فیکٹریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فیکٹریوں کو 45 دن کے اندر کسی مناسب جگہ پر شفٹ کر لیں یا آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں۔ان احکامات کی عدم تعمیل پر ان فیکٹریوں کو سیل (Seal) کر دیا جائے گا۔(احکامات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2011)

ضلع لاہور۔ماحولیاتی آلودگی کو کم کرانے کی تفصیلات

*7805: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں ماحولیاتی آلودگی کا تناسب کتنا پایا جاتا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ماحولیات نے آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 28 جنوری 2011)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع لاہور میں قابل ذکر ماحولیاتی آلودگی فضائی اور آبی آلودگی ہے۔فضائی آلودگی میں particulate Matter (گرد و غبار، کاربن کے ذرات) تقریباً ہر جگہ پر قومی ماحولیاتی معیار (40 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر) سے زیادہ ہے جس کی بڑی وجہ موسمیاتی عوامل (خشک موسم اور بارشوں کا کم ہونا) اور گاڑیوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔لاہور میں زیر زمین پانی پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یہ پانی ماخذ (ٹیوب ویل) سے نکلتے وقت صاف اور پینے کے قابل ہوتا ہے مگر فراہمی آب کے پائپوں سے گذرتے ہوئے جہاں پائپ زنگ آلودہ اور شکستہ حالت میں ہوں تو

وہاں اس پانی کے آلودہ ہونے کا امکان ہو سکتا ہے اگر اس پانی کی مناسب کلورینیشن (Chlorination) نہ کی گئی ہوں۔ لاہور شہر اور فیکٹریوں کا گندا پانی (Sewage) بغیر کسی معالجہ (Treatment) کے دریائے راوی میں بہا دیا جاتا ہے جس سے دریا کے پانی میں آبی آلودگی کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

(ب) محکمہ ماحولیات نے ضلع لاہور میں آلودگی کو کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے چالان کی مہم شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلہ میں یکم جنوری 2010 تا 7 مارچ 2011، 19447 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔ لاہور میں آلودگی پیدا کرنے والے 200 سے زائد بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں، فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی اور محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والے 142 یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹرائیبونل لاہور میں دائر کئے گئے ماحولیاتی ٹرائیبونل نے 73 کیسوں کا فیصلہ کیا اور ان کو مبلغ۔/22,58,000 روپے جرمانہ کیا اور باقی یونٹوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات لاہور نے آلودگی پیدا کرنے والے 277 یونٹوں کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001ء کے تحت کارروائی کی اور عوامی شکایات کا ازالہ کیا۔ دریائے راوی میں آبی آلودگی کی روک تھام کیلئے محکمہ ماحولیات نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کیلئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں۔ Wasa لاہور غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے دو Sewage Treatment Plants لگانے کیلئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور کی 350 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کیلئے ایک Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 42 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگا لئے ہیں۔ (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(تاریخ وصولی جواب 11 مارچ 2011)

لاہور | مقصود احمد ملک
13 مارچ 2011 | سیکرٹری

بروز منگل 15 مارچ 2011 محکمہ تحفظ ماحول کے سوالات و جوابات اور نام ارکان اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوال نمبر
1-	جناب محمد اعجاز شفیع	2816
2-	ڈاکٹر فائزہ اصغر	4316
3-	ملک محمد عامر ڈوگر	4619
4-	جناب وسیم قادر	5536
5-	جناب علی حیدر نور خان نیازی	5589-5588
6-	خواجہ محمد اسلام	5887
7-	محترمہ خدیجہ عمر	7708-6020
8-	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	6201
9-	محترمہ زوبیہ رباب ملک	6225-6219
10-	جناب آصف بشیر بھاگٹ	6233
11-	سردار فتح محمد خاں بزدار	6301
12-	ملک بلال احمد کھر	6332
13-	محترمہ نگہت ناصر شیخ	7398-6941
14-	جناب محمد یار ہراج	6955
15-	محترمہ انیلہ اختر چودھری	7026
16-	محترمہ سیمل کامران	7084
17-	چودھری علی اصغر منڈا	7179-7178
18-	میاں نصیر احمد	7264-7228
19-	جناب محمد نوید انجم	7622
20-	محترمہ نسیم لودھی	7805